مراج

والد محترم سید تراب علی صاحب

والدہ محترمہ سیدہ حور النساء بیگم

(۱۶)

Date

حمایت علی شاعر اور بیگم معراج نسیم (۱۹۶۵ء)

Date

(نوٹ)

اس کاپی میں کچھ نظمیں اور اشعار ایسے بھی ہیں جو کہ کسی
مجموعے میں نہیں ہیں۔ کاش یہ بھی محفوظ رہ سکیں۔

گرچہ آئینہ در آئینہ ہے ہر سو رخ دوست
ایسا تنہائی کا عالم ہے کہ جی جاتا ہے

ہر طرف ایک ہُو کا عالم ہے
سوچتا ہوں کہ میں بھی ہوں کہ نہیں

غمِ سراج ۔ معراجِ غم

(اپنی رفیقۂ حیات سراج نسیم کی تدفین پر)

اے کینیڈا کی خاک! امانت ہے تیرے پاس
میری متاعِ عشق، مری دولتِ ثبات
میری بہشتِ خواب، مری کائناتِ دل
میری تمام عمر — مرا حاصلِ حیات

آیا تھا میں یہاں کہ مسیحا نفس ہے تو
دنیائے معجزات تری دسترس میں ہے
اک سرزمینِ علم ہے، مغرب کی ہر زمیں
آبِ حیات آج فقط تیرے بس میں ہے

Date

کیسی وہ زندگی! جو میری زندگی بھی تھی
اسکو بچا سکی نہ مسیحائی بھی تری
سائنس کے تمام کرشموں کے باوجود
دیکھی ہے اپنی آنکھ سے پسپائی بھی تری

میری دعائیں بھی نہ کسی کام آ سکیں
یہ اعتقاد بھی فقط اک اعتقاد تھا
در پردہ اور بھی ہے کوئی ناخدائے وقت
بخت رسا بھی میرا بہت کم سواد تھا

موت آئی اور لے گئی سب کچھ سمیٹ کر
میں دیکھتا ہی رہ گیا پتھر بنا ہوا
میرا تھا کیا قصور؟ جو یہ دی گئی سزا
کیوں ڈھا دیا خدا نے مرا گھر بنا ہوا

کہنے کو سقف و بام بھی دیوار و در بھی ہیں
لیکن جسے مکان کہیں وہ مکاں نہیں
ایسے میں زندگی کا تصور کروں تو کیا
اب وہ مری زمیں نہیں آسماں نہیں

تا دور اک خلا ہے اندھیرا نہ روشنی
ٹھہرا ہوا ہے وقت نہ دن ہے نہ رات ہے
اک چہرہ غم میں ڈوبا ہوا روبرو خموش
اک قبر کا نشان ہے متاعِ حیات ہے

میں اپنے دل کا حال بیاں کس طرح کروں
آنکھوں سے اشک ٹوٹ کے خوں بن کے بہہ گئے
سب مجھ کو دیکھیں اور میں پیکرِ سنگ کی طرف
دو گز زمیں میں میرے سبھی خواب گڑ گئے

نیو ٹورنٹو (کینیڈا) کا قبرستان

Date

سوراج تیری قبر کی مٹی ہے میرے ساتھ
کیا جانے کب کہاں مرا دل ساتھ چھوڑ دے
کیا جانے کب یہ خاک ملے میری خاک سے
کیا جانے کب یہ ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑ دے

١- عوامی منشور (کراچی) جنوری ٢٠٠٣ء
٢- پرواز (لندن) فروری ٢٠٠٣ء
٣- چہار سو (راولپنڈی) جنوری فروری ٢٠٠٣ء
٤- کتاب نما (دہلی) فروری ٢٠٠٣ء
٥- سخنور (کراچی) جنوری ٢٠٠٣ء
٦- پاسبان روزنامہ (حیدرآباد) ١٤ مارچ ٢٠٠٣ء
٧- کائنات " (کراچی) ١٤ مارچ ٢٠٠٣ء
٨- شام و سحر (لاہور) اپریل ٢٠٠٣ء
٩- پاکستان پوسٹ (نیویارک) ؟

(یہ نظم [illegible] میں نے خود پڑھی تھی)

(۹۱) Date

(۳)

۲۱ نومبر ۲۰۰۳ء

(اپنی رفیقہ حیات کی وفات پر)

۲۱ نومبر ہے وہ تاریخ کہ جس دن
دنیائے محبت مری برباد ہوئی تھی
آباد مجھے دیکھ کے تقدیر کے ہاتھوں
مجھ پر کسی بے درد کی بیداد ہوئی تھی
دنیا کے دکھتے ہوئے دوزخ سے بچانے
مائل بہ کرم جنت شداد ہوئی تھی

اس عمر میں اس شخص کو چھینا گیا مجھ سے
جو مجھ میں مری روح کی مانند مکیں تھا
جو اپنا جواب آپ تھا جو اپنی مثال آپ
اس جیسا تو کوئی بھی زمانے میں نہیں تھا

میں آئینہ اُس کا تھا، وہ آئینہ تھا میرا
میرے لیے قدرت کا وہ انعام حسیں تھا

[illegible]
بلندی کی علامت [illegible] معراج، وہ اک نام
جس نام نے مجھ خاک نشیں کو کیا اعلیٰ
جو شمع کے مانند فروزاں رہا مجھ میں
جس نے مجھے مایوس اندھیروں سے نکالا
اک منزلِ بے نام کی جانب تھا رواں میں
نام اس کا رکھا اُس نے محبت کا شوالہ

ائے قادرِ مطلق تجھے معلوم ہے سب کچھ
اِس دہر میں کس کس طرح مر مر کے جیے ہم
اس ملکِ خداداد میں کیا دکھ نہ اُٹھائے
جو تو نے دیے ہم نے وہ ہنس ہنس کے سہے غم

Date

تجھ سے بھی کبھی کچھ بھی نہ مانگا کبھی ہم سے
اونچا ہی رکھا ہم نے ترے نام کا پرچم

تو نے جو صلہ ہم کو دیا۔ یاد رہے گا
وہ قرب، یہ دوری، یہ کرم ہے کہ ستم ہے
میں بھی یہاں تنہا ہوں وہ پرائے ملک میں تنہا
اُس کو بھی وہی غم ہے وہاں جو مجھے غم ہے
جو اُس پہ گزرتی ہے تجھے علم ہے اس کا
تو دیکھ رہا ہے کہ مری آنکھ بھی نم ہے

۱۔ ادبِ لطیف (لاہور) مارچ ۲۰۰۳ء
۲۔ الاقرباء (اسلام آباد) اپریل تا جون ۲۰۰۳ء
۳۔ نیرنگِ خیال (راولپنڈی) مئی ۲۰۰۳ء
۴۔ چہار سو (") مئی تا جون ۲۰۰۳ء

۵۔ ٹورنٹو (کینیڈا) کا قبرستان

Date

غیر مطبوعہ

گہوارہ

(ہمارے مکان کا نام)

1. سراج۔ تمھیں یاد ہے وہ گھر جسے ہم نے
2. برسوں میں بڑی چاہ سے تعمیر کیا تھا
3. پھر پیار سے بچوں کی طرف دیکھ کے [redacted] اک دن
4. نام اس کا بڑے [redacted] سے گہوارہ رکھا تھا

پیار

پیار

5. اس گھر میں اسی [redacted] سے تم اب بھی ہو آباد
6. جس سمت میں دیکھوں نظر آتی ہو ادھر تم
7. کمروں میں نشستہ کبھی آنگن میں خراماں
8. نزدیک ہی رہتی ہو مرے آٹھ پہر تم
9. جاوید سے مخاطب کبھی مہناز سے کوئی بات
10. تسنیم سے اوجے سے کبھی ہنس بول رہی ہو

25 Date

(11) روشن جو ذرا دیر سے گھر آئے تو تم سے

(12) مجھ کو مرے شعروں میں بھی تول رہی ہو

٦ ٧

(13) گڑیا ہو کہ روبی ہو تمھیں فکر ہے سب کی

١٠ ٩ ٨

(14) یاد آئے تمھیں شجیعہ بھی فرحین و ثمینہ

١٢ ١١

(15) ذوجو کا تبسم بھی بلو کی بھی شرارت

١٦ ١٥ ١٤ ١٣

(16) فیری بھی زویا بھی سارا بھی بینا

٢٠ ١٩ ١٨ ١٧

(17) عینی ہو کرن ہو کہ طلال اور شفاء ہو

٢٥ ٢٤ ٢٣ ٢٢ ٢١

(18) ساحر ہو عدیل آزر و خرم ہو کہ فواز

(19) ہر بچہ فدا تم پہ ہے تم اُن پہ فدا ہو

(20) ہم راز ہو تم اُن کی تمہارے ہیں وہ ہم راز

٢٩ ٢٨ ٢٧ ٢٦

(21) مسعود و شفیق اور وسیم اور بھی انور

(22) تم سب کے لیے روشنی ہو ہر لمحہ دعا گو

(26)

(23) احساس میں دل ہے تو محمد ہے

(24) آنکھوں میں ... و ... و نور رہو

(25) شاداب ہو پانی ہو کہ نیہا ہو کہ جمنا

(26) دن رات سبھی رہتے ہیں اطراف تمہارے

(27) لیکن وہ فراز، اپنا وہ محبوب نواسہ

(28) سچ پوچھو تو تم زندہ رہیں جس کے سہارے

(29) جس کے لیے تم آج بھی اس گھر میں مکیں ہو

(30) دیکھو مری آنکھوں سے ہر اک سمت تمہیں ہو

(31) دیواروں پہ آویزاں ہے تصویریں تمہاری

(32) پکر ... میں گھر ہے، مگر آباد یہیں ہو

۴۰۔ ٹورنٹو (کینیڈا) کا قبرستان

2 Date ____

اشاریہ

نعیمی

۱ - جادے (جاودان انور) نعیمی ۲ - مونا (غزالان شفیق) —— [redacted]

۳ - تسنیم (تسنیم کمال) پیہو ۴ - اوجے (اوج کمال) —— بینا

۵ - روشن (روشن خیال) بینا ۶ - گڑیا (زرافشاں وسیم) —— نعیمی

۷ - روبی (فیروزاں مسعود) نعیمی ۸ - شجیعہ (شجیعہ اقبال) پیہو

۹ - فرحین (فرحین جمال) پیہو ۱۰ - ثمینہ (ثمینہ روشن) پیہو [redacted]

۱۱ - ذوجو (ذوالجمال) بینا ۱۲ - بلو (بلند اقبال) —— [redacted] بینا

۱۳ - فیری (فریال روشن) پوتی ۱۴ - زوبیا (زوبیا وسیم) نواسی ۱۵

سارا (سارا وسیم) نواسی ۱۶ - بینا (بینا مسعود) —— نواسی [redacted]

۱۷ - عیسیٰ (عیسیٰ محمد) نواسہ ۱۸ - کرن (کرن احسان) —— نواسی [redacted]

۱۹ - طلال (طلال روشن) پوتا ۲۰ - ثناء (ثناء مسعود) نواسی

۲۱ - ساحر (ساحر شفیق) نواسہ ۲۲ - عدیل (عدیل انور) ۲۳ - آذر (آذر شفیق) نواسہ

۲۴ - خرم (خرم انور) نواسہ ۲۵ - فواز (فواز مسعود) —— نواسہ

Date_______________

داماد

۲۶- مسعود (مسعود رضوی) ۲۷- شفیق (شفیق الزماں) داماد

داماد

۲۸- وسیم (وسیم خان) ۲۹- انور (انورالدین) داماد

۳۰- احسان ۳۱ محمد (یونس داماد)

[redacted]

۳۲- ٹورنٹو (کینیڈا = ثمینہ، مسعود رضوی، ذوالجمال، فرحین،

بینا، ثناء، طلال، فری اور فواز کا سسر) ۳۳- شاداب

(شاداب کمال) بیوی ۳۴- بابی (بابی کمال) بیوی ۳۵- شیبا (شیبا کمال) بیوی

[redacted] ۳۶= جمنا (منہ بولی بیٹی) ۳۷- فراز (فراز مسعود) نواسہ

۳۸- [redacted] پکرنگ (ٹورنٹو) [redacted] (کینیڈا)

Date

۷

معراج کے نام

سنو معراج! بلو کا ابھی اک فون آیا تھا
وہ کہتا تھا کہ اپنی ماں پہ کچھ اس نے بھی لکھا ہے
کوئی مضمون، کچھ اشعار یا پھر کوئی افسانہ
جو اس نے لکھ رکھا ہوگا، مجھے اندازہ اس کا ہے
وہ کہتا تھا - تمہاری یاد کو محفوظ کر دوں میں
ہر اک تحریر، ہر تصویر (گھر میں جو بھی رکھا ہے)
وہ آرائش کی سب چیزیں، وہ کپڑے، وہ کھلونے سب
جنھیں تم نے بہت ہی پیار سے گھر میں سجایا ہے
ادھر جو بھی تمہاری یاد میں لکھا گیا اب تک
وہ آنسو بھی جو سب روتی ہوئی آنکھوں سے ٹپکا
تمہاری ایک اک شے کی حفاظت کر رہا ہے وہ
تمہیں معلوم ہے وہ تم سے کتنا پیار کرتا ہے

! ڈاکٹر بلند اقبال

Date

تمہاری آرزو تھی ڈاکٹر بن جائے میرا لال

وہ اب ہے ڈاکٹر لیکن بہت ہی نرم دل کا ہے

اُسے شعر و ادب سے بھی تمہاری طرح رغبت ہے

کبھی ہے خوش نظموں میں کبھی غالب کو پڑھتا ہے

تمہیں معلوم ہے تم سے بچھڑ کر اُس پہ کیا بیتی

وہ پتھر کی طرح چپ ہے نہ ہنستا ہے نہ روتا ہے

بہت دن
عجب سکتے کا عالم اُس پہ طاری تھا

مسلسل سوچتا رہتا ہے اور خاموش رہتا ہے

اب اسکی خامشی ٹوٹی تو یہ اُس نے کہا مجھ سے

مرے ڈیڈی نے یہ گھر تو میری امّی نے بنایا ہے

خبر ہے آپ کو بھی اُن کو کتنا پیار تھا ہم سے

انھوں نے اپنے گھر کا نام ہی گہوارہ رکھا ہے

یہ میری آرزو ہے اک کتاب ایسی مرتب ہو

جو میری ماں کی دنیا تھی جو میری ماں کی دنیا ہے [redacted]

(31) Date

تم

(معراج کے نام)

لوگ کہتے ہیں تم نہیں ہو یہاں
تم بہت دور جا چکی ہو اب
دور اپنے خدا کے پاس کہیں
تم کہاں ہو یہاں؟ کہیں بھی نہیں

[redacted]

لوگ نادان ہیں، کیا خبر ان کو
جب خدا میرے دل میں رہتا ہے
تم بھلا کیوں وہاں نہیں ہو گی
کیسے مانوں؟ یہاں نہیں ہو گی

(P.T.O.)

Date

میرے نزدیک، میرے گرد و پیش
میرے خوابوں، میرے تصور میں
میرے دل میں، میری نگاہوں میں
میرے ہونٹوں پہ، میری باہوں میں

تم خدا کی طرح ہو میرے پاس
تم — کہ میری طرح ہو میرے پاس

(مطبوعہ)

۱۔ حریم (کراچی) اپریل ۲۰۰۳ء
۲۔ کتاب نما (دہلی) مئی ۲۰۰۳ء
۳۔ شناسائی (کراچی) اپریل تا جون ۲۰۰۳ء

Date

تمہارے بعد

آج میں سو سکا نہ ساری رات
آج تم رات بھر تھیں میرے ساتھ
تم مجھے دیکھتی تھیں میں تم کو
ہم نے آپس میں کی نہ کوئی بات
دل میں جو کچھ تھا ہم پہ روشن تھا
کس قدر تھے عجیب وہ لمحات

خامشی گفتگو سراپا تھی
دل کی دھڑکن میں ساز بجتے رہے
دور بجتی رہی تھی شہنائی
آنکھوں آنکھوں میں خواب سجتے رہے
روح میں ہو رہی تھی بارش سی
اور بادل کہیں گرجتے رہے

Date

ایک اک لمحہ بیتے جیون کا
آ کے بیٹھا ہوا تھا اپنے پاس
سارا ماضی تھا اپنی آنکھوں میں
زندگی آئی تھی کتنی راس
کس قدر مطمئن تھے ہم دونوں
ایک لمحہ بھی ہم رہے نہ اداس

کس کو ایسی وفا ملی ہو گی
کون خوش بخت اس قدر ہو گا
کس کو معلوم تھا اجڑ کے بھی
اتنا آباد اپنا گھر ہو گا
ساتھ چھوٹا نہیں بچھڑ کے بھی
کس کا پیار اتنا معتبر ہو گا

35

Date

تم تو جا ہی چکی ہو دنیا سے

میں بھی کچھ دن میں آنے والا ہوں

مجھ پہ جو کچھ گزر رہی ہے یہاں

تم کو سب کچھ سنانے والا ہوں

زندگی کو تو آزما ہی چکا

موت کو آزمانے والا ہوں

ساجد

(مطبوعہ)

سب رس (حیدرآباد) انڈیا مئی ۲۰۰۳ء

الاقربا (اسلام آباد) جولائی تا ستمبر ۲۰۰۳ء

Date

(9) (36)

[redacted]

لوگ کہتے ہیں

① لوگ کہتے ہیں حمایت وہ [redacted] نہ رہا
اس کا پہلا سا وہ اندازِ طبیعت [redacted] نہ رہا

② اس کی باتوں میں جو بے نام کشش تھی نہ رہی
اس کے الفاظ میں وہ حسنِ لطافت نہ رہا

③ نہ وہ بے ساختہ فقرے نہ وہ ہنستا چہرہ
اس کے اندر تھا جو اک رنگِ ظرافت نہ رہا (جوہرِ فطرت) x

④ کوئی موضوع ہو کہنے کی وہ بے لاگ روش
بے نیازانہ وہ اظہارِ صداقت نہ رہا

⑤ نہ وہ بے باکیِ افکار نہ آہنگِ بلند
اپنے ماحول سے وہ طرزِ بغاوت نہ رہا

⑥ نہ وہ یارانے رہے جن کے نہ وہ دوستیاں
ایسا لگتا ہے اسے شوقِ رفاقت نہ رہا

Date (31)

(8)
لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہو گیا دنیا بیزار
زندگی سے تھا جو اک جذبۂ رغبت نہ رہا

(7)
[redacted]

(9)
ٹھیک کہتے ہیں سبھی، بات وہ اک دُور کی تھی
مجھ میں جو کچھ بھی تھی خوبی وہ کسی اور کی تھی

(مجھ میں جو زندہ دلی تھی — وہ کسی اور کی تھی)

(مطبوعہ)

۱۔ روشنائی (کراچی) اپریل تا جون ۲۰۰۳ء (۲۳ مارچ)

۲۔ کتاب نما (دہلی) اگست ۲۰۰۳ء (دو شعر کم ہیں)

۳۔ عالمی ڈائجسٹ

جو یہی دنیا میں نہیں ہے تو چاہت کیوں ہو
اس کی دنیا کی کسی [illegible] سے محبت کیوں ہو

← (ایک شعر)

(غیر مطبوعہ)

(پڑھی ہے)

زندگی کے آخری لمحات

(۲۱ نومبر ۲۰۰۲ء)

دو سال بعد
[illegible]

آج تم جاں کنی کے عالم میں
سانس لیتی تھیں اک کراہ کے ساتھ
دیکھنا چاہتی تھیں ہر چہرہ
کتنی بے اختیار چاہ کے ساتھ

آنکھ کھلتی بھی تھی تو پل بھر کو
ہونٹ ہلتے، لرز کے رہ جاتے
دل میں جو بات مضطرب ہوتی
چند آنسو ڈھلک کے کہہ جاتے

(وہ تاریخ ہر مہینے آجاتی ہے اور میری نظروں میں یہ منظر تازہ کر دیتی ہے)

جسارت علی ساحر

Date

جز مرے کوئی بھی نہ سن پاتا
دل سے دل تک جو بات آتی تھی
رکتی چلتی ہر ایک سانس کے ساتھ
آس بندھتی تھی ٹوٹ جاتی تھی

[redacted]

تم نے کس کرب سے گزارے تھے
زندگی کے وہ آخری لمحات
سوچتا ہوں تو کانپ جاتا ہوں
کتنی بے بس ہے آدمی کی ذات

کاش یہ درد بانٹ سکتے ہم
کاش تجھ درد نہیں بھی سہہ جاتا

تم وہاں ہوتیں
[redacted]
(کاش تنہا نہ [redacted]
کاش [redacted]
پکڑ تک ہی میں رہ جاتا

میں بھی وہیں ہم

مطلع — شام وہی

کتاب

نور ... کا قبرستان

Date ١٠ [redacted] ٤٠

میرا ایوارڈ

میرے کمرے میں جو ایوارڈ رکھے ہیں
(جو اک شوکیس میں تم نے سجائے تھے)
انھیں کے درمیاں میں نے
تمہاری اک حسیں تصویر بھی رکھی تھی
تم کو یاد ہے نا؟
مرا سب سے بڑا ایوارڈ تو تم تھیں
مرا سب سے بڑا اعزاز تو تم تھیں
جو مجھ کو میرے اللہ نے دیا تھا

مگر اب تم نہیں ہو
مرا ایوارڈ واپس لے لیا میرے خدا نے
مرا سب سے بڑا اعزاز مجھ سے چھن گیا ہے

(۷۱)
Date

مگر تصویر ـــــ!

وہ تو میرے کمرے میں رکھی ہے
مجھے جو غم ملا ہے
وہ تو اس تصویر کی صورت
مری آنکھوں میں، میرے دل میں بستا ہے
یہ غم میری محبت کی علامت ہے
مرا عہدِ رفاقت ہے
کوئی اس غم کو مجھ سے چھین سکتا ہے؟

مرا سب سے بڑا ایوارڈ ـــ یہ غم ہے
مرا سب سے بڑا اعزاز ـــ یہ غم ہے

(مسطور لم)

۱- ابلاغ = (پشاور) جولائی ۲۰۰۳ء

Date__________ (14) (92)

غیر مطبوعہ

معراج سے کچھ باتیں

(میری شریکِ حیات جو ۱۳ نومبر ۲۰۰۲ء کو جدا ہوگئیں)

آؤ معراج آؤ، کیسی ہو؟
کیا وہاں بھی یہاں کی جیسی ہو؟
تم تو اپنوں میں گھِر گئی ہو گی
کتنے سپنوں میں گھِر گئی ہو گی

باوا حضرت، تمہاری امی جان
میری نانی، وہ میری دادی جان
آپا جان اور تمہارے دولھا بھائی
(اور جس نے بھی وہ حیات اپنائی)
وہ سبھی جو یہاں سے مہمان
ہاں وہ بیٹی وہ اپنی ننھی جان

43

Date

۳

جس کا نام آسمان رکھا تھا

کیا یقین میں گمان رکھا تھا

کتنی جلد اُس کا اُٹھ گیا سایہ

میں نے اسے دیکھ بھی نہیں پایا

میں یہاں تھا تو وہ تھی عبارت میں

دیکھو یہ بھی لکھا تھا قسمت میں

۴

میری اماں بھی ہیں وہاں حجاج

تم نے دیکھا انہیں کہاں حجاج!

مجھ کو بھی اُن کا چہرہ یاد نہیں

بچپنا بھی رہا ہے یاد کہیں؟

میں تو بس تین سال ہی کا تھا

کب سے دنیا میں ہوں اکیلا سا

۵

اک بہن تھی، دو اِک سال بڑی

وہ بھی اللہ کو ہو گئی پیاری

اب تو ابّا بھی جا چکے ہیں وہاں

اور میری وہ دوسری امّاں

تم تو اُن کی بہت چہیتی تھیں۔

تم تھیں زندہ تو وہ بھی جیتی تھیں

اب تو وہ بھی وہاں ہیں تم بھی وہاں

اُن کی خدمت کرو بہت ہی وہاں

جتنا آرام تم اُنھیں دو گی۔

میری امّاں کی بھی دعا لو گی

"میری امّاں — تمہاری پہلی ساس"

تم سے ہو گی بہت ہی اُن کو آس

تم بھی یہ بات دھیان میں رکھنا

اک توازن اُڑان میں رکھنا

"ساس" وہ بھی ہیں، "ساس" یہ بھی ہیں

خاص وہ بھی ہیں، خاص یہ بھی ہیں

فرق دونوں میں کچھ نہیں رکھنا
ان سے برتاؤ دل نشیں رکھنا

دونوں سسرالوں کے سارے لوگ
میرے ہوں یا کہ وہ تمہارے لوگ
سب ہی تم سے وہاں ملے ہوں گے
سب کے دل پھول سے کھلے ہوں گے
تم سے تو سب ہی پیار کرتے [redacted] تھے
جان اپنی نثار کرتے [redacted] تھے
کیا وہ سب منتظر تمہارے تھے؟
مجھ کو یہاں بھی تو اتنے پیارے تھے
میں بھی تو اُن کو یاد کرتا ہوں
دل کو یادوں سے شاد کرتا ہوں
[redacted]

(46)

Date

سب میں رہ کر بھی ہیں یہاں تنہا

[illegible]　ایسا ہو گا کوئی کہاں تنہا

کاش مرے ربی انتظار کریں

اور تم جیسا ہمہ سے پیار کریں

(سراج کے والد)
۱۔ مولوی عبد الغفور صاحب

(سراج کے بہنوئی)
۲۔ منتخب الدین

(میری والدہ)
۳۔ لطیف النساء بیگم

(میری بہن)
۵۔ حبیب النساء

(میرے والد)
۶۔ سید سہراب علی صاحب

(میری کزن کی والدہ)
۴۔ حمید النساء بیگم

۷۔ ہماری بیٹی کا نام

(رخسار)

تیری تصویروں سے بہلاتا ہوں اپنے دل کو میں

ہائے کس کس طرح سمجھاتا ہوں [illegible] دل کو میں

غالباً یہ شعر غیر مطبوعہ ہے

(۶۷) Date [redacted] (۱۳)

معراج سے (مبارک ہو) (غیر مطبوعہ)

تمہیں مبارک، بہت مبارک

[redacted] تمہارا بیٹا...

تمہارا اوجِ کمال —

وہ منتوں، مرادوں، دعاؤں والا

وہ اپنے اللہ سے بڑی التجاؤں والا

[redacted]

تمہارا بیٹا

اُسے بھی اللہ نے نوازا ہے

ایک بیٹے کا باپ اب وہ بھی بن گیا ہے

(اب اُس کی بھی تین بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹا)

تمہیں وہ دن بھی ہیں یاد معراج

ہم بھی اکثر یہ سوچتے تھے

ہماری بھی تین بیٹیاں تھیں اور ایک بیٹا

ہمارا روشن خیال ـــ

اور ہم دعائیں کرتے تھے

ایک بیٹے سے اور اللہ نواز دے تو

ہم اس سے کچھ بھی ـــ کبھی نہ مانگیں گے زندگی بھر

(مگر یہ اس کا کرم کہ اس نے کچھ اور بچوں سے بھی نوازا)

تمہیں [redacted] تو معلوم ہے کہ میں بھی تھا اپنی اماں کا ایک بیٹا

میں زندگی بھر رہا [redacted] اکیلا

میں چاہتا تھا کہ میرے بیٹے کی زندگی میں وہ دن نہ آئے

جو میری تقدیر بن گیا ہے

خدا نے میری دعائیں سُن لیں

اور اپنے جھوٹے سے گھر میں اوج کمال آیا

ہمارا "گہوارہ" جگمگایا

ہمارے روشن خیال کا بھی ہے ایک بیٹا

طلال روشن —

ہماری یہ آرزو تھی —

تم بھی دعا کرتی تھیں

اُسے بھی مل جائے ایک بھابی

دعا تمہاری قبول کر لی مرے خدا نے

ہمارے چھوٹے سے گھر میں عارج کمال آیا

ہمارا گہوارہ جگمگایا

(تم اُس کو بھی کاش دیکھ پاتیں)

~~[illegible]~~

(تم اُس کو بھی کاش ...) خیر! اب تم

دعا کرو کہ یہ دونوں بھائی — طلال و عارج

ہمیشہ گہوارہ محبت میں جسم و جاں کی طرح رہیں گے

ہمیشہ اک دوسرے کا سایہ بنے رہیں گے

[illegible]

(51) Date ۱۲

تصویروں سے باتیں

(ایک طویل نظم)

میرے کمرے کی دیواروں پہ تصویریں بہت سی ہیں جتنی
سب تمہاری ہیں

انھیں میں اک حسین تصویر وہ بھی ہے
جو لندن میں تم نے ذرا پہلے مجھ کو پاکستان بھیجی تھی
وہی تصویر جب تم دو برس کی ایک دلہن — اک بہو تھی
اور اک بیٹی کی اماں بھی۔
وہی تصویر اب انلارج کر کے میں نے کمرے میں لگا دی ہے
ہماری زندگی کی یادگار
اک گم شدہ ساعت کا عکس غیر فانی
نوجوانی کا وہ اک لمحہ —
بہت ہی خوبصورت لمحہ ساکت
جو اپنے دامن رنگیں میں اٹھارہ برس کی ایک لڑکی کو
خدا کی اک امانت کی طرح محفوظ رکھے

Date

مجھ کو ماضی کی جھلک دکھلا رہا ہے

تم تو باؤں میں یہاں آئی تھیں

وہ اِک جھونپڑی کو اپنی قسمت جان کر رہنے لگی تھیں
کہاں سے تم کو لاکر کس جگہ میں نے بسایا تھا!
اسے قسمت کہو یا وقت کی بے اعتنائی
رہنماؤں کی سیاست یا کہ ہجرت کی عطا —
مجھے لگے کہو
میں نے بہت ہی ظلم یہ تم پر کیا تھا
تم سے شرمندہ ہوں، ساری عمر شرمندہ رہوں گا

O

مرے کمرے میں اِک تصویر وہ بھی ہے
کہ جس میں گاؤں کی گوری نظر آتی تھیں تم مجھ کو
میں جب بھی چھیڑتا تم کو

تو کتنے فخر سے اپنا دوپٹہ سر پہ [redacted] لے کر
اک ادائے خاص سے تم مجھ سے کہتی تھیں
"میں ابھی اصلیت پر ہوں — مرے اندر مرا گاؤں
ابھی تک زندہ ہے — دیکھو"
اسی دن ہم نے سوچا تھا کہ ہندوستان جائیں گے
اور اپنے گاؤں کو دوبارہ دیکھیں گے
تمہارا پاسپورٹ آیا تو اس پر بھی وہی تصویر چسپاں تھی
اسی تصویر کو انلارج کر کے میں نے کمرے میں لگایا ہے۔
"یہ میرے گاؤں کی گوری ہے"
اس کے فریم میں میری بھی وہ تصویر ہے
جو تم نے میرے پہلے مجموعے کی خاطر منتخب کی تھی۔
اسی کو دیکھ کر کچھ سوچ کے تم نے کہا تھا
"آگ میں پھول"

"آپ کے مجموعے کا یہ نام کیسا ہے؟"

"بہت ہی خوب! اپنے عمر، اپنی زندگی کا ترجمان ہے"

پر مجموعہ سن ۵۶ میں آیا تھا

تمھیں تو یاد ہے نا؟

O

اِدھر دیکھو۔

یہ اک تصویر — تم کرسی پہ بیٹھی ہو

اس کو میں نے اپنے مختلف ایوارڈ —

اعزازات اور تمغوں کے بیچ

اسلاح رکھا ہے

کہ جیسے تم بھی اک ایوارڈ ہو میرا

غلط بھی تو نہیں ہے یہ

مرا سب سے بڑا ایوارڈ تو تم تھیں

(55) Date ______

مرا سب سے بڑا اعزاز تو تم تھیں

(اس عنوان سے اک نظم بھی لکھی ہے اب میں نے)

تم اس کرسی پہ کتنی شان سے بیٹھی ہو

چہرے پہ جو اک سنجیدگی ہے، اک متانت ہے

تمہاری فتح مندی کی علامت ہے

مجھ ایسے آدمی کو تم نے اک "انسان" بنایا ہے

یہ کچھ کم کارنامہ ہے؟

تمہاری ہی رفاقت میں مجھے سب کچھ ملا ہے

علم، عزت اور شہرت

اور یہ خوشحالی

ہمارے گھر کی بوڑھی عورتیں کہتی ہیں

"بچے مرد کی قسمت سے ہوتے ہیں مگر دولت ــ؟

"یہ دولت تو فقط بیوی کی قسمت سے ملا کرتی ہے شوہر کو"

سو بیوی کا مقدر رنگ لایا

میں نے جو اک فلم کے نغمے لکھے تھے، ہٹ ہوئے ایسے
کہ میں اک فلمی شاعر بن گیا اور ریڈیو کی
نوکری تج دی۔

بہت مقبول جب ہونے لگے نغمے
تو میں نے ڈائیلاگ اور پردہ سیمیں کے منظر نامے
بھی لکھے

میں فلمیں بھی بناتا اور ہدایت کار بھی ہوتا
[redacted]
کئی ایوارڈ مجھ کو مل چکے تھے
[redacted] میری فلمیں بھی سپر ہٹ [redacted] تھیں [redacted]
تمھیں تو یاد ہے نا؟
آج جس کرسی پہ تم بیٹھی ہوئی ہو
یہ ہماری خوش نصیبی کی علامت ہے

(5) Date

اب اس تصویر کو دیکھو

جو دروازے کے اوپر ہے۔

یہ ہم دونوں کی وہ تصویر ہے جب ہم بہت ہی غمگین تھے

اور اپنے گھر میں رہتے تھے

یہ "گھوارہ" جو ہم نے سن ۲۵ میں بنایا تھا

ہماری محنتوں کا پھل ہے

میں نے علمی دنیا چھوڑ دی تھی اور اپنی مادرِ علمی کے

قدموں میں (نشستہ) طالبان علم کی تدریس میں

مصروف رہتا تھا

اسے یوں کہیے: اپنی ذات کی تجدید، اپنے آپ کی تکمیل

میں مصروف رہتا تھا

ہماری بیٹیاں بیٹے بھی اب تعلیم کے اعلیٰ مدارج سے گزر

Date

اپنے اپنے گھر کے ہوتے جا رہے تھے

ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا

دیکھو تمہارے چہرے اپنے دل کا آئینہ ہیں۔

دیکھو تو

تمہارے لب پہ کیسی پُر مسرت فاتحانہ مسکراہٹ ہے

میں تنہا ~~ہو گیا~~ اکیلا ہو گیا

تم سے بچھڑ کر بھی تمہارے ساتھ رہتا ہوں

مرے کمرے کی دیواروں پہ تصویریں ہیں جتنی

سب تمہاری ہیں۔

مطبوعہ۔ سب رس (حیدرآباد دکن) دسمبر ۲۰۰۴ء
ادب لطیف (لاہور) نومبر ۲۰۰۵ء

(غزلیں)

۱۔ انگلیوں میں اتر آتی ہے لکیر تمہاری

۲۔ اک بیکد حال رہی تک نویس ہے

(مطبوعہ)
سب رس
دسمبر ۲۰۰۶

Date

سنگ سنگِ مزار ہوتا

جو سنگ اک سنگِ میل ہے اب

سنگ آئینہ بن گیا ہے

اور آپ اپنی دلیل ہے اب

اس آئینے میں تمہارا پیکر تو

تمہارا چہرہ جھلک رہا ہے

جو میری آنکھوں میں آ ملیں تو

اداس چپ چاپ تک رہا ہے

Date ______ (14) (66)

(البم میں ایک تصویر کو دیکھ کر) (مرحوم معراج نسیم کے نام)

تم ایک تصویر میں ہو مجھ سے خفا خفا سی
میری طرف سے نگاہ پھیرے
کچھ ایسے بیٹھی ہو جیسے مجھ سے کوئی شکایت ہے
میری کچھ عادتیں تو تم پر گراں گزرتی ہیں
(مجھ کو اندازہ ہو گیا ہے)
جو ہو سکے تو
بس ایک شاعر سمجھ کے مجھ کو معاف کر دو
میں تم سے شرمندہ ہوں ـــ کرو گی نا ؟
کہ ہم سے شاعر
خدا کے ناکارہ کارخانے سے ڈھل کے نکلے ہیں
کتنی کمزوریاں ہیں ہم میں
کسی بھی شاعر کی زندگی کو کہیں سے دیکھو
سبھی میں میرا ہی عکس تم کو دکھائی دے گا

(مگر خدا اپنے خاص بندوں پہ کچھ زیادہ ہی مہرباں ہے)

تم ایسی بیوی مجھے عطا کی ——

سبھی کو ایسی ہی بیویاں اُس نے دی ہیں شاید

وہ کوئی غالب ہو یا کہ اقبال

فیض ہو یا فراز کوئی ——

خدا نے اُس مال سے نوازا ہے

جو الگ باندھ کر رکھا تھا

جو سب سے اچھا تھا، سب سے پیارا

وہ آج جب کھو گیا ہے مجھ سے

تو اپنی قسمت کو رو رہا ہوں

تمہیں دوبارہ تو وہ نہ بھیجے گا

(اُس کے بس میں بھی یہ نہیں ہے)

مگر وہ مجھ کو بلا تو سکتا ہے

Date

مجھ کو زمیں جا تو بھیج سکتا ہے

تم جہاں ہو

دعا کرو ہم وہاں ہو پھر ایک ساتھ رہنے لگیں ہمیشہ

یقین مانو

میں اب بہت کچھ بدل گیا ہوں

(مظہر)

سے ریکا (حیدرآباد) اکتوبر ۲۰۰۰ء

63 Date

18

ردعمل

تمھیں خبر ہے؟

تمہارے بیٹے سے تمہارے روشن خیال نے

کیا کیا ہے گھر میں؟

تمہاری اک مسکراتی تصویر ایک دیوار پر لگا دی ہے

اور گھر کا ہر ایک منظر بدل دیا ہے

وہ گھر جو اداس اور خموش سا تھا

اس اک تبسم سے کھل اٹھا ہے

جدھر میں دیکھوں

ہر ایک شے مسکرا رہی ہے

ہر ایک گوشے میں ہر طرف جو سکوت طاری تھا

پھر سے کچھ بولنے لگا ہے

ہر ایک گلدان میں سبھی پھول

Date آپس میں

پھر سے مجھ کو سبھی ہنس رہے ہیں

تمام اسٹیچو۔ ہر کھلونا مگن ہے اپنی شرارتوں میں

میں خود بھی ہنسنے لگا ہوں دیکھو

یہ آج کیا مجھ کو ہو گیا ہے؟

تمہاری آنکھوں میں جیسے میں بھی سمٹ گیا ہوں

میں اپنا غم بھول کر تمہاری نظر سے ہر شئے کو دیکھتا ہوں

تمہاری تصویر

مسکرا اٹھی ہے تصویر

زندگی کا پیام دینے لگی ہے مجھ کو

تمہارے ہونٹوں کا یہ تبسم

سبھی کو ہنسنا سکھا گیا ہے

خدا بھی شاید تمہیں سے ہم سب کو دیکھ کر

مسکرا رہا ہے۔

(مطبوعہ)

چہار سو (راولپنڈی)

ستمبر اکتوبر ۲۰۰۰

فردوس گم شدہ

میں تم کو ہر روز دیکھتا ہوں
تمہاری آنکھوں کو چومتا ہوں
تمہاری ٹھوکروں کے سہارے
میں اپنے ماضی میں گھومتا ہوں

وہ میرا ماضی - جو حال بن کر
مری نگاہوں میں آگیا ہے
جو لمحے لمحے میں بٹ گیا ہے
نفس نفس میں سما گیا ہے

میں دیکھتا ہوں عمارت اور میں
وہ حسن خوابیدہ چاندنی کا
وہ سحر تھا معجزہ تھا، کیا تھا
وہ [illegible] دیدہ چاندنی میں

Date

وہ ایک پیار سے وہ پیار تھی
جو رہتی خوشبو سے بے خبر تھا
وہ آسماں کی تھی چھوڑ کے آئی
کہ چاند کوئی زمیں پہ تھا

تمہیں تو شاید یہ خبر نہیں ہے
وہ رات مجھ میں ٹھہر گئی ہے
ہر ایک ستارے کو ساتھ لے کر
مرے بدن میں اتر گئی ہے

مرا بدن جس میں ایک دل ہے
وہ دل کہ وہ تنہا اداس ویران
وہ دل جو تم کو قریب پا کر
بنا ہوا تھا بہار ساماں

Date

ده دل ـ ده آئینه جښ یې لم شي

کله ګله مشکلات زندګۍ کا

ده ګمر که حسین اسر ایک نوشته

عقل آئینه دار زندګۍ کا

ده ګوره ده فردوس جنون میں سر

میری کن اباد ـ کوئی ہے

ده زندګی جو ملی لکی لم ہے

ده پنګه میں لکر سور ہوئی

ده ګوره حرف وفا محزن

ده ګوره ده دور لول کا

ده ګوره تقویم قرآن پا قرد

بہشت خزاول ع سلول ا

~~[illegible]~~

(مسطبلہ)

مسطبله ـ حرمیں (کراچی) الکریم ۲۰۰۳ء

(کتاب کے بعد کی نظمیں) ف

14

سراج کے نام

(ایک نظم)

میں کینیڈا سے کراچی میں آگیا ہوں پھر
وہ شہر میری محبت کا جو زمین میں ہے (1)
مری حیات کہ جو ہے محو خواب بچوں میں
مری حیات مرے گھر میں جو مکین رہی ہے

میں روز دیکھتا رہتا ہوں صبح و شام یہاں
وہ اپنے بچوں میں ہے مگن کتنی سے (2)
وہ کینیڈا امریکہ ہو کہ پاکستان
وہ پھر چلی ہے یہاں سے مگن کتنی

ف جاوداں مری کتاب "سراج نامہ" (بہاریں احسان)

از خورشید قریشی

69 Date

یہاں بھی رنگ کے ہیں لمحات چار وہاں بھی ہیں

وہ ایک ماں ہے خدا کی طرح ہر دل میں

وہ اپنی قبر میں آسودہ اپنے لوگوں کی طرح

چراغ راہ ہے شمع ہر ایک منزل میں

(3)

وہی تو ہے جو جہاں ہم سفر ہے عمر تمام

وہی تو ہے جو جہاں ~~زیست~~ عبارت ہے

جو سب میں ہو کے بھی تقسیم "ایک" ہے اب تک

جو اپنی ذات میں توحید کی علامت ہے

(4)

(نظم) [redacted]

۱- چارسو - نئی جہات ۲۰۰۴ء (راولپنڈی)

۲- کتاب نما - جدیدی ۲۰۱۴ء (دہلی)

ایک نئی خوشخبری

تمہیں خبر ہے؟

تمہاری ہر آرزو کی تکمیل ہو گئی ہے

تمہیں یہ غم تھا

ہمارے گھر میں "ہلال" اکیلا ہے

سو آج سے ہی خدا نے ایک بھائی دے دیا ہے

ہمارا "معارج"

ہلال کی طرح ایک بے حد ذہین لڑکا

تمہاری ایک آرزو تو یہ بھی

ہماری "گڑیا" بھی ایک بچے کی ماں بنے

لو۔ تمہاری یہ آرزو بھی اللہ نے پوری کر دی

ہماری گڑیا کے گھر میں ننھا سا ایک گڈا الحمد للہ آیا ہے

وہ ہے "معارج"

سبھی کو "معراج" سے ہی نسبت ہے

(61) Date

وہ خارج ہو یا نہ خارج

یہ سب تمہاری ہی یادگاریں ہیں

اپنے پوتے کو بھی سنہرا سا ایک سا خدا نے بھیجا ہے

نام اس کا جزیر [illegible] رکھا ہے

کہہ رہا تھا بلند مجھ سے

یہ لفظ ترکی ہے

ایک معنی ہیں ۔ "اہل ہمت، دلیر، اعلیٰ ارادوں والا"

[illegible]

پھر اس میں ایک اور بھی ہے خوبی

سنو تو انگلش کا لفظ لگتا ہے

[illegible] اس میں وہ "حریت" نہیں

جو ہمارے ناموں سے جھانکتی ہے

"جزیرہ اپنے وطن میں" اپنی زمین پر اجنبی نہ ہوگا — جہاں یہ بچہ

اماں

زبان، تہذیب اور تاریخ اسکو اپنی [illegible] میں رکھوں

ماں کی ممتا کی طرح وطن سے سنوارے رکھوں

[signature]

Date

[redacted]

73 Date

نذرِ سلیم

"وعدہ خلافی"

19

یہ تم نے کیا کیا ہمراز
اپنی آرزو پوری ہوئی تو یہ بھی جیسے جلدی
ہمارے درمیان اک عہد ہوا تھا

کہ ہم تم ساتھ دنیا میں رہیں گے
ساتھ ہی دنیا سے جائیں گے
مگر تم مجھ کو تنہا چھوڑ کر چل دیے
بڑا وعدہ خلافی کی
میں اب کتنا اکیلا ہوں
تمہیں اندازہ ہے اس کا؟
یہ ننھے ننھے بچے جب اکیلا مجھ کو پاتے ہیں
تو کس حیرت سے تکتے ہیں!
وہ سوچتے ہوں گے؟
ان آنکھوں میں عجب سا اک تجسس ہے
وہ مجھ میں ڈھونڈتے ہیں تم کو!
جیسے تم مرے اندر چھپی بیٹھی ہو
میں کیسے انہیں سمجھاؤں

Date

تم مجھ میں یقیناً ہو
مگر تم مجھ سے باہر آ نہیں سکتیں

آخری حسرت

سنو معراج

اللہ نے تمہاری ہر دعا سن لی
تمہاری ہر تمنا آج پوری ہوگئی ہے
کاش یہ لمحات تم بھی دیکھ پاتیں
کاش کچھ دن اور جی سکتیں

مجھے وہ لمحہ یاد آتا ہے
جب تم نے عشاء کے بعد اللہ سے دعا کی تھی
مرے اوجد، مری گڑیا کو تو نے
"بیٹیوں" سے تو نوازا ہے
انھیں ایک "بیٹا" بھی عطا کر دے
مری یہ "آخری حسرت" ہے
یہ سنتے ہی میں چلا کے بولا تھا

Date

[redacted]

یہ کیا کہتی ہو ؟ حسرت آخری کیسی ؟

[redacted] بہاریں اور بھی ہیں

سبھی کے واسطے تم کو دعائیں مانگنی ہیں

ہاں ہو آخر تم !

"ابھی تو شادیاں اُن کی ہوئی ہیں —

اور پھر ہنستے ہوئے میں نے کہا تھا

ہاں — مگر تم تو ہو "شیخانی"

کسی "سید" سے کرواؤ سفارش — تو

خدا بھی مان جائے گا"

یہ جملہ میں نے اِترا کر، بڑے ہی فخر سے

[redacted] تم کو ستانے کے لیے

بے سوچے سمجھے کہہ دیا تھا

یاد ہے نا ؟

تم کو غصہ آ گیا تھا

Date

جواباً بولی الیعیں

تم بھی فوراً ایک "شیخانی" کے لہجے میں [redacted]

کہا

"کیا خدا بھی آپ جیسا [redacted] ہے؟

[redacted]

"خدا بھی رنگ و نسل و قومیت میں بٹ گیا ہے؟

میں نے فوراً ہاتھ جوڑے

اور سوری (SORRY) کہہ کے بولا

"تم تو غصہ ہو گئیں — میں نے مذاقاً کہہ دیا تھا

"[redacted]

کاش تم بھی آج ہوتیں۔ تم بھی یہ دن [redacted]

دیکھ پاتیں

کاش کچھ دن اور جی سکتیں!

[redacted]

تمہارے بعد [redacted] "خارج" آ گیا — "کورین" آئی

پھر "جزیرہ" — اور پھر "معارج"

(تین بیٹے — ایک بیٹی)

سب کا دامن بھر دیا اللہ تعالیٰ نے

O

جو تم ہوتیں تو سب کو پیار کرتیں

میرے کمرے میں سبھی بچوں کی تصویریں

تمہاری اک حسین تصویر کے ساتھ

اس طرح رکھی ہیں

جیسے سب تمہارے پاس بیٹھے ہیں

—

Date

۲۰

(قطعات)

[redacted]

(۱)

اب یہ تنہائی تو ہے میرا مقدر یارب
پھر میں کیوں اتنا پریشاں رہا کرتا ہوں
جب بھی [redacted] چاہا ہے تجھ سے کوئی بات کروں
تیری تصویر سے وہ بات کہا کرتا ہوں

(۲)

اپنی تصویر سے [redacted] وہ دیکھ رہی ہے مجھ کو
اسکے ہونٹوں پہ ہے اک خاص تبسم میں کہیں
وہ تبسم کہ جو آئینہ ہے اُس کے دل کا
[redacted] جیسے کچھ کہنے کو بھی ہونٹوں پہ کوئی بات نہیں

[redacted]

Date

غزل

اک پیکرِ جمال ابھی تک نظر میں ہے
محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے وہ گھر میں ہے

اک روشنی سی پھیلی ہوئی ہے درونِ دل
اک کہکشاں سی سا گئی ہوئی چشمِ تر میں ہے

اک عالمِ سکوت ہے ایسا کہ یوں لگے
اک نغمگی سی چھائی ہوئی بام و در میں ہے

~~وہ تو نہاں ہے ہم کو گماں وجود کا~~
~~[illegible]~~
خوشبو سی بس گئی ہے شام و سحر میں ہے

یہ واہمہ ہے کہ حقیقت خبر نہیں
میں اس کا ہمسفر ہوں وہ جس رہگزر میں ہے

[illegible]

وحدہ لاشریک

اتنی مشکل سے وقت کٹتا ہے

مجھ مرا دل ہی جانتا ہے اسے

ایک دن اک برس کی طرح محمل

اک برس اک صدی لگے اب تو

جب سے ہم بچھڑے اداس لگتا ہے

ایک بے معنی اک فضول سی ہے

اب تو جی چاہتا ہے موت آ جائے

کتنی مشکل سے وقت کٹتا ہے

مجھ مرا دل ہی جانتا ہے اسے

احباب

[redacted] مجھ سے کہتے ہیں کچھ کر

[redacted]

کس لیے جی رہے ہو تم تنہا

Date

زندگی ایک بار ملتی ہے

گر بسا لو کسی کو دل میں تو

لوگ تو چار چار کرتے ہیں

ہم دیا بار بار کرتے ہیں

[redacted] (کوئی بھی ہو منتخب کرو)

مجھ سے کہتے ہیں کچھ عزیز [redacted] احباب

کس لیے جی رہے ہو تم تنہا

[redacted]

کاش وہ جانتے کہ میں کیا ہوں

جو بھی ہوں پر دل مسلماں ہے

[redacted]

شرک کیسے قبول ہو کہ مرا

وحدہ لاشریک سے ایماں ہے

مطلوبہ

① کتاب لکھنا (جلد)

② دل برس (اردو زبان)

③ حج برائے ادب (جرمن)

ویب سائٹ میں

بلند کی آرزو تھی یہ بس

کہ وہ سب کی نظر سے اوجھل نہ ہونے پائیں

وہ جب بھی چاہے

وہ سامنے ہوں

وہ اپنی امی کو چلتا پھرتا ہمیشہ دیکھے

وہ اپنے بچوں سے بات کرتی

اور ان کی باتوں پہ مسکراتی

کبھی کبھی قہقہے لگاتی

ہمیشہ اس کو دکھائی دے

[illegible]

کہ جو بھی لوگ دیکھیں تو سب یہ سمجھیں

وہ آج بھی سب کے درمیان ہیں

وہ زندہ ہیں اور سدا رہیں گی

(کلیات شاکر)

میرا بیٹا

Date

93

۴۳

(غیر مطبوعہ)

تیری تصویر

تیری تصویر لیے میں ترے سرہانے بیٹھی رہتی ہے
کہ جیسے زندگی میں تو مرے ہمدوش ہوتی تھی
مرے بستر پہ بیٹھی مجھ سے آہستہ سے کہتی
بات کیا ہے؟ نیند کیوں آتی نہیں ہے؟
آپ کچھ شاید پریشاں ہیں۔
میں سر میں تیل ڈالوں؟
اور کہیے تو ذرا مالش ہی کر دوں۔
مگر میں تجھے چپ چاپ تکتا
اور تیرے ہاتھ میں اپنے مقدر کی لکیریں دیکھتا
اور پھر ہتھیلی اپنی پیشانی پہ رکھ کر
دونوں آنکھیں بند کر لیتا
عجب دن رات تھے وہ بھی
تصور اور حقیقت کس قدر ہم رنگ ہوتے تھے

Date

تیرا تصور مجھکو ~~[illegible]~~ آج بھی
ویسے ہی تکتی ہے
مجھے محسوس سی میری یاد ہے

کہ جیسے وہ اُس عالم میں مجھ کو دیکھتا

مجھ کو سپرد کرنا چاہتی ہے

جب ہمارے دل نے پیمانِ وفا باندھا تھا

ہم آپس میں یکجا تھے

نوٹ۔ یہ نظم ابھی تک کسی مجموعے میں نہیں ہے

ایک نظم

ہم اس آدم کے بیٹے ہیں
جو اپنی ایک حوّا کے لیے
جنّت کو چھوڑ آئے
خدا کا ہر غم و غصّہ سہا
ہر اِک سزا کاٹی
مگر حوّا کو دل کے پاس رکھا

(وہ حوّا ...
جس پہ آدم کے "خدا" کا بھی کوئی احسان نہیں ہے)

وہی ...
جس کی رفاقت میں
یہ دنیا ــ یہ
درندوں، بھیڑیوں

Date

اور دشت و صحرا سے بھری دنیا

سمندر کی طرح لہراتا تھا

اونچے پہاڑوں اور وحشی جنگلوں

ہر گام پر زہریلے سانپوں سے بھری دنیا

جہاں پر ہر قدم پر موت کا خطرہ تھا

اُس دنیا کو

خود کے لیے جنت بنا ڈالا

ہم اُس آدم کے بیٹے ہیں

—

"کلیات شاعر میں شامل ہے۔

(غیر مطبوعہ)

"میں"

میں دینی مرحوم والدہ
لطف النساء کا ایک بیٹا
بہت ہی چھوٹا
میں تین ہی سال کا تھا جب میری ماں بھی
مجھ سے بچھڑ گئی تھیں
مری بہن بھی (حبیب بیگم)
جو مجھ سے دو اک برس بڑی تھی
تھی وہ بھی اک دن
مرے خدا نے بلا لی تھا
سبھی مجھے چھوڑ کر اکیلا
چلے گئے تھے
بس ایک ابا تھے اور دادی

تو میرے ابا نے میری پھوپھی کے ایک بیٹے کو

اپنا بیٹا بنا لیا تھا

وہ اور میں ساتھ کھیلتے تھے

وہ مجھ سے دو ایک برس بڑا تھا

مگر میرا دوست بن گیا تھا

شفیع تھا اس کا نام اور وہ

میرے سگے بھائی کی طرح میرے ساتھ رہتا

کبھی ہم آپس میں لڑ بھی پڑتے

مگر ہم ایک دوسرے کو منٹوں میں منا بھی لیتے

بہت ہی پیارا تھا بھائی میرا

O

انہی زمانے میں میرے ابا نے ایک رفیقِ حیات چن لی

ایک ایسی خاتون جس کا لال بھی [redacted] بچھڑ گیا تھا

یہی سبب تھا کہ وہ مجھے چاہتی بہت تھیں

مگر ـــ

میں خود بھی کچھ اتنا حساس ہو گیا تھا

کہ ماں کو بار بار یہی خود کو ایک بہت تکلیف کرتا سمجھ رہا تھا

نہ جانے کیوں ہے

خودکشی کے بارے میں سوچتا تھا

میں دن میں اکثر

سراج اور ملک آباد دیا کے قبرستان میں رہتا

(وہیں کہیں ٹوٹی پھوٹی قبروں کے درمیان ـــ

میری ماں کی بھی قبر کا نشان تھا)

مجھے بہت ہی سکون ملتا تھا اس جگہ پر

میں کبھی سوچتا کہ میں گھر سے بھاگ جاؤں

کسی بڑے شہر میں کہیں جا کے ایسا کھو جاؤں

کہ کوئی مجھ کو نہ ڈھونڈ پائے

Date

عجیب عجیب سے خیال آتے تھے میرے دل میں

نہ جانے کیوں ایسا سوچتا تھا!

نہ جانے کیوں ایسا ہوتا تھا!

میں سوچ میں رہ کر بھی خود کو تنہا ہی دیکھتا تھا

اکیلا محسوس کرتا رہتا تھا سارے گھر میں

○

میں کیا بتاؤں

اکیلا پن کتنا عذاب ہوتا ہے

جو سہہ چکا ہے

کوئی سمجھ کر میرے جیسا

جو جاتا کل کی طرح چلتا رہے ہیں

میرا کسی بیٹوں کی طرح مجھ کو گلے لگاتے

میری محبت کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے

[redacted]

وہ میرے بچپن کے زمانوں کی باتیں تھیں

○

میں چھٹیوں میں

کبھی پتن اور پیری

یا کبھی کبھی لاڑ سانگھڑ میں

(جو میری ددھیال اور ننھیال کے گاؤں)

مزے سے کچھ دن گزار آتا

مگر جو بڑا ہو گیا تو یہ

میں لوٹ کر اپنے گھر لے آیا

مجھے وہاں سے

(لاڑ سانگھڑ کا میں)

اک ایسی لڑکی ملی گم صم سی —

نہ جانے کیا تھی!

عجیب سا کچھ لطف تھا اس میں

عجب کشش تھی

میں اس کو تکتا ہی رہ گیا تھا

وہ ریشمی سے لہجے میں تھی سمو کے مخمل سی

وہ اس کا انداز گفتگو —

دل نشیں — مہذب

وہ مسکراہٹ

بہت ہی محتاط، مختصر سی

وہ بے نیازی

وہ خود پرستانہ کم لگا تھا

مجھے ایسا لگتا رہا —

جیسے مغرور بھی ہو کچھ کچھ

مگر مجھے وہ غرور بے حد حسین لگتا تھا

نام بھی اس کا مجھ کو اچھا لگا تھا

"معراج النساء"

عرف "جانی بیگم"

[redacted]

مگر میں جب بھی ہوا مخاطب

نرگس کو خراج ہی لگا دا

شہزادے کیوں میں اس بلندی پہ دیکھتا تھا

کہ جیسے وہ چاند ہو فلک کا

مرے لیے جو زمیں پہ آ گیا ہے — لیکن

وہ مجھ سے کچھ فاصلے پہ رہتی

میں اس کو چپ چاپ تکتا رہتا

مگر کچھ ایسے —

کہ اس کو محسوس ہی نہ ہوتا

کہ وہ مرا مرکزِ نظر ہے

O

وہ میری آنکھوں میں بس گئی تھی

Date

میں دل ہی دل میں —

بڑی محبت سے تمہی کے بارے میں سوچتا تھا

اور اپنی کیفیت پریشاں کو —

اپنے شعروں میں ڈھال دیتا

وہ چار مصرعے جو برسوں پہلے لکھے تھے میں نے

وہ تم کو آخر میں

لکھ رہا ہوں

"مجھے تم سے لگاؤ کا سلسلہ نہ ملا"

"دل ایسا تھا تیرا کہ کسی کا نہ ہوا"

"اس حال پہ ہے پتا کہ دھڑکن نہ سکوں"

"کیا جانے تمہیں ایک نظر ہو گیا تھا!"